(72)

جائیداد کی تقسیم

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! ایک آدمی نے اپنی زندگی میں زمین اپنے دو بیٹوں کے نام آدھی آدھی تقسیم کر دی۔ اورکہا کہ ایک بھائی ایک بہن کوجبکہ دوسرا بھائی دوسری بہن کو حصہ دے گا۔ ان دونوں بھائیوں میں سے ایک اپنی بہن کا حصہ دینے سے پہلے فوت ہو چکا ہےاور دوسرے نے بھی ابھی تک نہیں دیا تو اس میں شرعی رہنمائی کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَ الصَّلوٰةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

ہمارا اس سلسلہ میں موقف یہ ہے کہ زندگی میں آدمی اپنی جائیداد میں سے جتنا چاہے اپنی ذات پر خرچ کر لے اس کا کوئی وارث اس سے نہ اپنے حصے کا مطالبہ کرسکتا ہے اور نہ ہی یہ اپنے شرعی ورثاء کوشریعت کے مطابق دینے کا مجاز ہے۔ ہاں جب یہ فوت ہوجائے گا اس وقت ورثاء حقدار ہوں گے۔صورت مسئولہ میں اس شخص نے تمام جائیداد بیٹوں کے نام لگا کرغلطی کی ہے۔ پھر بیٹوں نے بھی باپ کی وصیت کونظر انداز کر کے ایک اورغلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ بیٹوں پہ لازم ہے کہ اپنی بہنوں کو انکا حق دیں، جو بیٹا فوت ہو چکا ہے اس کے ورثاء اپنے والد کے ترکہ میں سے اس کا قرض جو اسکی بہن کے حصہ کی صورت میں ہے اتاریں۔

والدنے بیٹوں کے نام زمین لگا کر اور یہ کہہ کر کہ تم اپنی بہنوں کو حصہ دے دینا،غلطی کی ہے۔ اس طمع

اور لالچ کے دور میں کون ایسا کرتا ہے؟ اب اس کا حل یہ ہے کہ پٹواری کے پاس جائیں، وہ اس کی جائیداد ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ [1] ”ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے“ کے تحت چھ حصے کرلے۔ دو دو حصے بھائیوں کے، ایک ایک حصہ بہنوں کا۔ جتنا ایک بہن کا حصہ بنتا ہے وہ اس کے نام کروا دیا جائے اور دوسری بہن کا جو حصہ بنتا ہے وہ اس کے نام کروا دیا جائے۔

بہر حال یہ جو ہمارے ہاں زندگی میں جائیداد تقسیم کرنے کا رواج چل نکلا ہے، یہ معاملہ انتہائی گھمبیر اور بہت زبردست آزمائش میں ڈالنے والا ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جب اللہ تعالی کا حکم آئے گا تو جس کا جو حصہ بنے گا وہ اس کو مل جائے گا اللہ تعالی کے وعدے کا انتظار کرنا چاہیے۔

والله تعالى أعلم وإسناده العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس
مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

رئیس
مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

[1] النساء:11